کیا یہ سچ نہیں کہ بنی اسرائیل اور نصاریٰ سے کوئی عہد نہیں لیا گیا تھا جس کے تحت وہ اس بات کے پابند ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی ''آسمان سے زمین پر واپسی'' پر اُن کی اطاعت اور مدد کرنے کے پابند ہوں گے؟

قرآنِ مجید نے کہیں مبہم اشارہ بھی نہیں دیا کہ بنی اسرائیل اور عیسیٰ علیہ السلام کی آمد پر ان میں سے مسلم بننے والے گروہ کو توریت اور انجیل میں یہ بتایا گیا ہو کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر زندہ اٹھا لیا جائے گا اور ایک دن واپس تشریف لائیں گے اور یہ کہ دنیا میں واپسی پر ان کی پہچان فلاں فلاں بات ہوگی۔ اس کے برعکس توریت اور انجیل میں آقائے نامدار رسولِ کریم ﷺ کی تشریف آوری اور پہچان کو اس قدر واضح، روشن، نمایاں، غیر مبہم انداز میں بتایا گیا تھا کہ اہلِ کتاب نے آقائے نامدار رسولِ کریم ﷺ کو اس آسانی اور ابہام کے بغیر پہچانا جیسے کوئی اپنے بیٹوں کو پہچاننے میں تذبذب کا شکار نہیں ہوتا (حوالہ البقرۃ۔۱۴۶، الانعام۔۲۰)۔

قرآنِ مجید میں بنی اسرائیل سے لئے گئے عہدوں، میثاق کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ انہیں فلاں فلاں بات کا پابند کیا گیا تھا لیکن قرآنِ مجید میں اس قسم کے میثاق کے متعلق بات تو کیا ایک بعید اشارہ بھی نہیں ملتا کہ بنی اسرائیل اور نصاریٰ سے کوئی ایسا عہد لیا گیا تھا جس سے یہ ظاہر ہو کہ عیسیٰ علیہ اسلام کی ''آسمانوں سے دنیا میں واپسی'' پر ان کی مدد اور اطاعت کرنے کے پابند ہوں گے۔

عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا تھا:

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ يَـٰبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُولٍ يَأْتِى مِنۢ بَعْدِى ٱسْمُهُۥٓ أَحْمَدُ ۖ (حوالہ الصف۔۶)

''اور جب عیسیٰ (علیہ السلام) ابن مریم نے کہا ''اے بنی اسرائیل! میں تمہاری جانب اللہ کا رسول ہوں، اس کی تصدیق کرنے والا ہوں جو توریت میں سے سامنے موجود ہے، اور مبشر (بشارت دینے والا) ہوں اپنے بعد ایک رسول کی آمد کا، جن کا اسم ہے احمد (ﷺ)''۔

بنی اسرائیل اور نصاریٰ کو زبانی اور تحریر میں توریت اور انجیل میں واضح طور پر نبی امی، آقائے نامدار رسول کریم ﷺ کی تشریف آوری کے متعلق بتایا گیا تھا (حوالہ الاعراف۔۱۵۷)۔ اور اسی لئے ان کی تشریف آوری کے وہ منتظر بھی تھے۔ اور آقائے نامدار ﷺ پر ایمان لانے کا ان سے مطالبہ اس بناء پر کیا گیا کہ وہ ان پر ایمان لانے کے عہد کے پابند ہیں (المائدہ آیت ۱۲، ۱۴) لیکن انہوں نے اپنے عہد کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا۔

اہل علم کے غور وفکر کیلئے ایک سوال یہ ہے کہ جب آقائے نامدار رسولِ کریم ﷺ کو بغیر تذبذب کے پہچاننے اور ان پر ایمان لانے کے میثاق کے پابند ہونے کے باوجود بنی اسرائیل اور نصاریٰ من حیث القوم ان پر ایمان نہیں لائے تو کیا ایسے لوگوں سے توقع کرنا عبث نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی ''آسمان سے دنیا میں واپسی'' پر ان کی بات کو مان کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں گے جن کو پہچاننے کی نہ تو کوئی روشن اور واضح نشانی ان کے پاس ہے اور نہ ہی وہ کسی میثاق کے پابند ہیں کہ ان کی ''دنیا میں واپسی'' پر ان کی بات کو ماننا ہے؟